(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

Environmental Challenges and Human Responsibility Research Review in the Light of Quranic Teachings

ماحول لیاتی چیلنجز اور انسان کی ذمہ داری (قرآنی تعلیمات کی روشنی میں تحقیقی جائزہ)

Sakeena Zeeshan
PhD Scholar, Department of Islamic Studies Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar, Pakistan
Shazia Begum
PhD Scholar, Department of Islamic Studies Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar, Pakistan
Dr. Naseem Akhter*
Associate Professor, Department of Islamic Studies, Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar, Pakistan
Corresponding email- khtr_nsm@yahoo.com

Abstract

Environmental responsibility is the duty we have towards the protection and development of our environment. It is our inherent responsibility as we are the custodians of our environment, and the diversity and well-being of our lives depend on it. However, in the current era of progress, environmental responsibility faces several challenges. The first challenge is the crisis of environmental change. Rapid population growth, industrial development, and environmental degradation are causing harm to our environment. We need to integrate our progress with environmental standards so that our environment remains sustainable. The second challenge is environmental pollution. Air, water, and soil pollution have exceeded the limits set for them. We need to take steps at every level to prevent pollution. The third challenge is the decline in environmental conservation. With increasing development, deforestation, crop cutting, and encroachment on animal habitats are causing harm to the environment. We need to adopt restoration measures to make our environment resilient. The fourth challenge is the lack of environmental education. We need to promote environmental education so that people are aware of the importance of the environment and the actions required for its conservation. To address these challenges, we need to change our daily habits and take proactive steps for environmental

conservation. We must reduce pollution by adopting the latest techniques and integrate our progress with environmental standards. Environmental responsibility is our duty to ensure that our environment remains sustainable.

Keywords- Environmental responsibility, Protection, Development, Environment, Challenges

ماحول:

ماحول کے لغوی معنی ارد گرد کے ہیں۔یعنی ہر وہ چیز جو جاندار پر اپنا اثر رکھتی ہے اس کو ماحول کہتے ہیں۔عام طور پر زمین، فضاء اور پانی کو ماحول کہتے ہیں جس میں تمام طبیعاتی، کیمیائی اور حیاتیاتی اجزاء شامل ہوتے ہیں۔اگر دیکھا جائے تو اس کائنات میں جو کچھ ہے اس کو ماحول کہتے ہیں یہ ماحول تجربہ کرنے والے افراد کی صحت، ترقی اور خوشحالی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ماحول کا مطلب ہوتا ہے وہ سب کچھ جو ہمارے چاروں طرف موجود ہوتا ہے جیسے ہوا، پانی، زمین، جانوروں، پودوں، ماحولیاتی عوامل، سماجی ماحول وغیرہ [1]

1۔ماحولیاتی شعور: اس کی اصطلاح زندگی کی مختلف ماحول، ہوائی ماحول، ماحولیاتی ماحول وغیرہ۔ صورتوں کو بیان کرتی ہے، جیسے زمینی ماحول، آبی

2 ماحولیاتی علم: یہ اصطلاح ماحول کے علم کو بیان کرتی ہے جو ماحول میں پائے جانے والے اجزاء، تشکیل، ترکیب، روانی، تاثرات اور تغیرات کا مطالعہ کرتی ہیں۔

3 .ماحولیاتی طاقت: یہ اصطلاح ماحول میں موجود اجزاء، مادہ اور توانائی کو بیان کرتی ہے جو کسی ماحول میں تغیرات کی وجہ بنتی ہیں۔

4 ماحولیاتی پاکیزگی: یہ اصطلاح ماحول کی صفائی، صحت مندی اور پاکیزگی کو بیان کرتی ہے، جو ماحول میں موجود زہریلے عناصر، زہریلی ترکیبا ت اور آلودگی کو ختم کرنے کیلئے استعمال ہوتی ہے۔

5 .ماحولیاتی تاثر: یہ اصطلاح ماحول کے اجزاء، تغیرات یا توانائی کے بیان کرتی ہے جو کسی ماحول میں موجودیت کو متاثر کرتی ہے، جیسے زیستی تاثر، معاشرتی تاثر وغیرہ۔

ماحول کے اقسام:

1 زمینی ماحول: یہ ماحول زمین پر موجود ہوتا ہے۔اس میں مزارعی زمین، جنگلات، پہاڑی علاقے وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔

2 آبی ماحول: یہ ماحول پانی سے متعلق ہوتا ہے۔اس میں دریاں، جھیلیں، ندیاں، بحیرے، تالابات وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔

3 ہوائی ماحول: یہ ماحول ہوتا ہے جو ہوا سے متعلق ہوتا ہے۔اس میں ہوا کی کیفیت، دم، ہوا کی روانی وغیرہ شامل ہوتی ہیں

4 ماحولیاتی ماحول: یہ وہ ماحول ہوتا ہے جو زندگی کو گھیرتا ہے۔اس میں جانوروں، پودوں، بیوائی جدائی، پرندوں وغیرہ کی حیاتیاتی کارکردگی شامل ہوتی ہیں۔

5 اجتماعی ماحول: یہ ماحول ہوتا ہے جو سماجی روابط اور معاشرتی عوامل کے ساتھ منسلک ہوتا ہے۔اس میں سماجی نظام، روابط، تعلیمی ادارے، سیاسی حکومتی نظام وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ .

6 صنعتی ماحول: یہ ماحول ہوتا ہے جو صنعتی عملیات سے متعلق ہوتا ہے۔اس میں کارخانے، مصنوعات، پیداواری عملیات وغیرہ شامل ہوتے ہیں [2]

انسانوں پر ماحول کا اثر:

1 صحت پر اثرات: ماحول کی خوبیوں یا برائیوں کا انسان کی صحت پر بہت بڑا اثر ہوتا ہے۔ صحت مند ماحول میں رہنے والے افراد عموماً صحتمند رہتے ہیں جبکہ آلودہ ماحول میں رہنے والے افراد بیماریوں کا شکار ہو سکتے ہیں۔

2 عقلی اور جسمانی ترقی پر اثرات: ماحول کی ترتیب و تنظیم اور مثبت ماحولیاتی پر سکونی افراد کے عقلی اور جسمانی ترقی پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ ایک مثبت، محفوظ اور ترقی یافتہ ماحول میں رہنے والے افراد عموماً ترقی کرتے ہیں۔

3 خوشحالی پر اثرات: ماحول کی قدر و قیمت پر منحصر ہوتا ہے کہ افراد کتنی خوشحالی محسوس کرتے ہیں۔ ایک خوشگوار، امن و امان والا ماحول افراد کو خوشحال بناتا ہے جبکہ غیر مطمئن، آزار دہ یا خطرناک ماحول افراد کو پریشان یا غمگین کر سکتا ہے۔

4 علیم وتربیت پر اثرات: ماحول کی ماہیت افراد کی تعلیم وتربیت پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ ایک تعلیمی ماحول جہاں تعلیم کی سرمایہ کاری کی جائے، تعلیم وتربیت کی سطح کو بالا لے جاتی ہے۔

5 روابط اور اجتماعی زندگی پر اثرات: ماحول کی خوبیوں یا برائیوں کا انسان کے روابط اور اجتماعی زندگی پر بھی اثر ہوتا ہے۔ ایک متحد، متعاون اور محبت بھرا ماحول افراد کو اچھی روابط اور مثبت اجتماعی تعاملات کی سہولت میسر کرتا ہے۔

ماحول کے علاوہ بھی انسان کے دیگر عوامل مثل جینز، تعلیم، تجربہ، مستقبل کی توقعات وغیرہ بھی انسان کے سماجی، عقلی اور جسمانی پیشہ ورانہ ترقی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔[3]

ماحول کے فائدے اور نقصانات :

ماحول کے فائدے:

1 صحت بہتری: صحت مند ماحول میں رہنے سے بیماریوں کا خطرہ کم ہوتا ہے اور عمومی صحت بہتر رہتی ہے۔ صفائی، تازگی اور خوبصورتی کی وجہ سے آپ کا جسم صحتمند رہتا ہے۔

2 ترقی اور توانائی: ماحول کی خوبیوں سے لاحق افراد کو ترقی کا موقع ملتا ہے۔ صفائی اور تنظیم کا ماحول افراد کو مثبت توانائی فراہم کرتا ہے اور ان کی قابلیتوں کو بڑھاتا ہے۔

3 خوشحالی: ماحول کی خوبیوں سے لاحق افراد کو خوشحالی کا احساس ہوتا ہے۔ خوبصورت، امن وامان والا اور مثبت ماحول افراد کو خوشی اور انتہائی خوشگوار محسوس کراتا ہے۔

ماحول کے نقصانات:

1 **صحت کے مسائل:** آلودہ ماحول افراد کو مختلف بیماریوں کا شکار بنا سکتا ہے۔ زہریلے گیسوں، آلودہ پانی اور آلودہ ہوا کی وجہ سے جانوروں اور انسانوں کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے۔

2 سٹریس: آزار دہ، غیر مطمئن یا خوفناک ماحول افراد کو سٹریس اور دباؤ کا شکار بنا سکتا ہے۔ یہ افراد کو پریشان، تکلیف دہ یا غمگین کر سکتا ہے۔

3ترقی کی رکاوٹ:ماحول میں تنظیم وترتیب کی کمی اور آلودگی کی بناپر ترقی کی رفتار پر اثر انداز ہوتی ہے۔ آلودہ ہوا، پانی اور ماحولیاتی تشکیلات کی وجہ سے انسانی ترقی روکی جاسکتی ہے۔

4 .روابط کی بحرانیت: آزار دہ یا غیر مناسب ماحول روابط کو متاثر کرتا ہے۔ غیر مطمئن، مسلسل دباؤ کے باعث افراد کے درمیان خوشگوار روابط کی بجائے تنازع اور تنازع کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔

5 . تاثرات برائے اقتصاد:ماحول کی برائیوں کے باعث اقتصادی توانائی متاثر ہوتی ہے۔ آلودہ ماحول، خسارہ پہنچاتی ہے، ماحولیاتی تغیرات کی بناپر کسانوں کی فصلیں ناکامی کا سامنا کرتی ہیں[4]

ماحولیاتی چیلنجز :

1 تنظیم وترتیب کی کمی:ماحول میں تنظیم وترتیب کی کمی افراد کے لئے ایک چیلنج ہوسکتی ہے۔ بے قاعدہ رہنماؤں، آلودہ شہروں اور بے روزگاری کے باعث انسانوں کو اپنی زندگی کو منظم کرنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

2 ماحولیاتی آلودگی:ماحولیاتی آلودگی ایک بڑی چیلنج ہے جو انسانوں کو متاثر کرتی ہے۔ یہ آلودہ ہوا، پانی اور مٹی کی صورت میں ہوسکتے ہے اور صحت پر برا اثر ہوتی ہے۔ اس کے لئے انسانوں کو صافی کے طریقے اختیار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور آلودہ ماحول کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

3 ماحولیاتی تغیرات:ماحولیاتی تغیرات بھی ایک بڑی چیلنج ہوسکتی ہیں۔ جیون کے تبدیلیوں کا سامنا کرنا، جیون کے جدید طریقوں کا سامنا کرنا اور ماحولیاتی تغیرات کے ساتھ ہم آہنگ ہونا افراد کے لئے مشکلات کا باعث بن سکتا ہے۔

4 ماحولیاتی عدالت:ماحولیاتی عدالت بھی ایک ماحولیاتی چیلنج ہے۔ انسانوں کو اپنے حقوق کا دفاع کرنے، ماحولیاتی قوانین کی پابندیوں کو نافذ کرنے اور ماحول کی حفاظت کے لئے لڑنا پڑتا ہے۔

5 تعلیم وتربیت:ماحولیاتی تعلیم اور تربیت بھی ایک چیلنج ہوسکتی ہے۔ انسانوں کو ماحول کی اہمیت اور ان کے کردار کو سمجھانا، ماحولیاتی عمل کرنا اور ماحولیاتی سدھار کے لئے اقدامات اٹھانا سکھانا ضروری ہوتا ہے۔

ماحولیاتی چیلنجز کا حل کرنے کے لئے، ہمیں اپنی زندگیوں کو ماحول کے ساتھ میل جول کر رہنا ہوتا ہے، صافی کی حفاظت کرنا ہوتا ہے، ماحولیاتی قوانین کی پابندیوں کو نافذ کرنا ہوتا ہے اور ماحولیاتی تعلیم وتربیت کو فروغ دینا ہوتا ہے۔[5]

جدید چیلنج اور ماحول:

موجودہ دور میں ماحول کو جو جدید چیلنج درپیش ہیں اس میں نمایاں چیلنج درجہ ذیل ہیں اس اشارے پتہ چلتا ہے کہ موجودہ دور میں اس پوری دنیا کو کتنے خطرناک مسائل کا سامنا ہے۔

1۔سمندر اب تک 19 سینٹی میٹر اپنی سطح بلند کر چکا ہے1900ء سے لے کر اب تک، کسی بھی سمجھ دار انسان کے لیے یہ سمجھنا مشکل نہیں ہے کہ اگر سمندر اس طرح اپنا سطح بلند کرتا رہا تو وہ وقت دور نہیں کہ بہت سارے جزیرے صفحہ ہستی سے مٹ جائیگے ۔اور اس کے نتیجے میں دنیا بھر سے تقریباً بیس جزیرے مٹ چکے ہے صفحہ ہستی سے غائب ہو چکے ہیں

2 جنگل کی بڑھتی ہوئی کٹاؤ کی وجہ سے جنگل روز بروز کم ہو رہے ہے اور جنگل تیزی سے ختم ہونے کی طرف بڑھ رہے ہے جس کی وجہ سے زمین بنجر ہو رہی ہے۔جنگلی جانوروں کو خطرہ لاحق ہے اس کے ساتھ انسانوں کو صاف ہوا کی ضرورت ہے جنگل چونکہ ہوا کو فلٹر کرنے کا کام کرتی ہے اگر اس طرح مسلسل جنگل کٹتے رہے تو ہوا فلٹر نہیں ہو گی اور انسان کی زندگی بیماریوں کی طرف بڑھتی رہے گی اور سب سے بڑھ کر ماحول میں تپش اور گرمی کا کا تناسب بڑھ رہا ہے۔اور انسان کے لیے خوراک کے بحران کر ساتھ ساتھ صاف فضاء میں سانس لینے میں دشواری پیش آرہی ہیں۔

3 موجودہ دور میں پانی کی بحران کا مسئلہ سر پر ہے موجودہ پانی کا ایک بڑا ذخیرہ کارخانوں میں زہر آلودہ ہوتا جارہا ہے صنعت کی وجہ سے پانی کی ایک بڑی مقدار زہریلی صورت اختیار کر چکی ہے جو کہ ایک نمایاں چیلنج ہے۔4اس وقت دنیا کے بعض حطوں میں مختلف قسم کر جانور، پرندے، حشرات، آبی حیات، نباتات اور بہت سے پودوں کی اقسام ختم ہو چکے ہیں اور بہت سارے اختتام کے اخری مرحلے میں ہیں۔یہ بھی ماحول لے لیے ایک خطرناک چیلنج ہیں۔

5 صنعتی اور کارخانوں کی اس ترقی یافتہ دور نے اس کائنات کو بڑے خطرات کی طرف دھکیل دیا ہے اس کارخانوں سے نکلنے والی گیس اور دیگر فضلات کی وجہ سے اوزون کی تہہ میں شگاف پیدا ہو چکا ہے جس کی سبب سورج کی خطرناک شعائیں براہ راست زمین پر پڑ رہی ہیں اور یہ کینسر جیسے بڑی بیماریوں کا موجب بن رہی ہیں

6 ماحولیاتی کثافت کا مسلسل بڑھنا بھی ایک بڑا چیلنج ہے کثافت مسلسل بڑھ رہی ہے جس کی سبب کاربن ڈائی اکسائیڈ کی مقدار میں اضافہ ہوتا جارہا ہے یہ ایک بڑا مسئلہ ہے اور سخت خطرے کی بات ہے۔کاربن ڈائی اکسائیڈ کی بڑتے ہوے رجحان کی نتیجے میں حیاتیاتی اجناس کی کے لیے بڑا گمبیر مسئلہ درپیش ہیں۔[6]

ماحول کے بارے میں اسلام کا نقطہ نظر:

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر بھیجا ہے اس کو ہر قسم کی خوبصورتی سے مزین کیا اور اس کائنات میں تمام چیزیں جیسے جمادات، نباتات اور حیوانات سب کے سب انسان کے تابع کیا۔اس کے ارد گرد تمام کارخانہ قدرت اور اس سے وبستہ ہر چیز کے نگران بنایا۔

قرآن کریم واضح الفاظ میں پوری انسانیت کو پیغام دیتا ہے کہ انسانوں کو جو نعمتیں دی گئی ہیں انسان ان نعمتیں کو استعمال کریں اور اللہ نے جو اعتدل قائم کیا ہے وہ اس میں حد سے تجاوزنہ کریں

(كُلُوا وَاشْرَبُوا مِنْ رِزْقِ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ)[7]

"اللہ کے رزق میں سے کھاؤں اور پیو، اور زمین میں فساد نہ کرو"

اس دنیا میں تمام نعمتیں انسانوں کے لیے ہے وہ اس کو استعمال میں لا سکتے ہیں مگر وہ اس میں حد سے تجاوز نہیں کر سکتا وہ اس کو آزدانہ استعمال کرے مگر وہ اصراف کے حد کو نہ چھوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کسی بھی معالے میں حد سے تجاوز نہ کرے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر انسان حد سے تجاوز کرے تو تخریب اور فساد میں داخل ہو جاے گا اور اللہ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

اس کائنات کو پیدا کرنے والے ذات نے ایسے زبردست نظام حیات تشکیل دی کہ نسلی انسانی سے لیے کر تمام جاندار جس میں نباتات، حیوانات عرض تمام جاندار اور تمام اجسام کی بقاء اور حفاظت کے لیے ایک جامع قدرتی ماحول فراہم کیا۔ جو ہر لحاظ سے معتدل اور متوازن ہے اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے سورۃ لقمان میں ارشاد فرمایا ہے

۔(أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُنِيرٍ)[8]

ترجمہ "(لوگو!) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے تمھارے لیے ان تمام چیزوں کو مسخر فرمایا دیا جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں، اور اس نے اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر پوری کر دی ہیں۔ اور لوگوں میں کچھ ایسے (بھی) ہیں جو اللہ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں بغیر علم کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر روشن کتاب (کی دلیل) کے"

کائنات کا یہ نظام تب ہی رواں دواں چل سکتا ہے جب اس میں اعتدال اور توازن قائم ہو اور اگر اس کے ربط ضبط میں توازن اور اعتدال میں اونچ نیچ آگیا تو کائنات بگاڑ کی طرف رواں ہو گا۔ اللہ تعالیٰ انسانوں کو اپنے دیے ہوئے نعمتوں کے بارے میں بتاتا ہے کہ وہ میرے دیے ہوئے نعمتوں میں غور و فکر کریں۔ اس بارے مین اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہیں

(وَآيَةٌ لَهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ (33) وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ (34) لِيَأْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ أَفَلَا يَشْكُرُونَ (35) سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ (36) وَآيَةٌ لَهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُمْ مُظْلِمُونَ (37) وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ (38) وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّى عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ (39) لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ(40)[9]

ترجمہ "ان لوگوں کے لیے بے جان زمین ایک نشانی ہے۔ہم نے اس کو زندگی بخشی اور اس سے غلہ نکالا جسے یہ کھاتے ہیں۔اور ہم نے اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ پیدا کیے اوراس کے اندر سے چشمے پھوٹ نکلے تا کہ یہ پھل کھائیں۔ان کے لیے ایک اور نشانی رات ہے۔ہم اس کے اوپر سے دن ہٹا دیتے ہیں تو ان پر اندھیرا چھا جاتا ہے اور سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چلا جاتا ہے۔یہ زبردست علیم ہستی کا باندھا ہوا حساب ہے اور چاند اس کے لیے ہم نے منزلیں مقرر کر دی ہیں یہاں تک کہ ان سے گزر تا ہوا وہ پھر کھجور کی سوکھی شاخ کی مانند رہ جاتا ہے۔نہ سورج کے بس میں ہے کہ وہ چاند کو جا کر پکڑے اور نہ رات دن پر سبقت لے جاسکتی ہے۔سب ایک ایک فلک میں تیر رہے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ کی ان تمام نعمتوں سے استفادہ اس صورت میں ممکن ہے اس کے توازن اور اعتدال کو برقرار رکھے اور اس توازن واعتدال کی حفاظت کی جاے اور اس ربط کو بگاڑنے کی کوشش نہ کی جاے ورنہ کائنات کے لیے بڑا خطرح ثابت ہو گا اور اس کا خمیازہ انسانوں کو بھگتنا پڑے گا۔جیسا کہ انسانوں نے کائنات کے سب سے چھوٹے ذرے کو توڑ کر (یعنی ایٹم کو) ایٹم بم بنایا۔اس ایٹم بم سے ہیروشیما اور ناگاساکی جیسے شہروں کی ہلاکت کا سبب بنا۔[10] اللہ کی بنائی ہوئی قوانین کی خلاف ورزی کرنا زمین میں فساد برپا کرنا ہیں اللہ تعالیٰ انسانوں کو منع کرتا ہے کہ زمیں میں فساد نہ کروں۔اس بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ)[11]

ترجمہ "زمین میں فساد برپا نہ کرو۔جبکہ اس کی اصلاح ہو چکی ہے اس میں تمہاری بھلائی ہے۔"

زمین کے فطرتی خوبصورتی کو ختم کرنا زمین میں فساد پھیلانے کے مترادف ہیں قدرتی تناسب کو بگاڑنا اور زمین کی حسن کو تباہ کرنا، انسانی زندگی کو خطرے میں ڈالنا ہیں بقاء زندگی کے لیے فطرت کو قائم رکھنا بے حد ضروری ہیں اللہ کے پیغمبر محمد ﷺ نے بھی ماحولیات کی تحفظ کے لیے رہنمائی کی ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ وتعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ مجھے کسی ایسی بات کی تعلیم عطا فرمایے، جس سے مجھے فائدہ ہو۔

"قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً أَفْضَلُهَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَوْضَعُهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنْ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنْ الْإِيمَانِ"[12]

ترجمہ "رسول ﷺ نے فرمایا "ایمان کی ستر سے زائد شاخیں ہیں ان میں سے افضل کلمہ توحید (و رسالت) کی ادائیگی ہے اور ان میں سے کم مرتبہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا ہے۔اور حیا بھی ایمان کی ایک (اہم) شاخ ہے۔"

ایک مسلمان کے ایمان کا حصہ ہیں کہ وہ خشکی، بحری اور ہوائی راستوں کو ازیت دینے والی چیزوں سے پاک کریں اس کے ساتھ ساتھ ماحول کی بہتری کے لیے شجر کاری کی بھی بڑی اہمیت بیان ہوے ہیں اس کے علاوہ شجر کاری کے لیے اسلام میں صریح ہدایات بھی موجود ہیں اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ وتعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

(قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ)

ترجمہ "رسول ﷺ نے فرمایا جو مسلمان بھی درخت لگائے یا کاشت کاری کرے اس میں سے پرندے، انسان یا چوپائے کھائیں تو لگانے والے کے لیے صدقہ کا ثواب ہے"

اس کے علاوہ بھی شجر کاری پر بہت ساری احادیث موجود ہیں۔

ماحولیاتی صفائی:

ماحولیاتی صفائی میں سب سے پہلے نمبر پر گھر ہوتا ہے گھر چھوٹا ہو یا بڑا اس کو پاک وصاف رکھنا ضروری ہیں انسان کا پہلہ پہچان اس کا گھر ہے۔ گھر ہر صورت میں انسان کے سلیقے کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ دنیا میں گندگی کا سب سے پہلے مرکز گھر ہوتا ہے۔ اس طہارت کو اگر اسلامی اصولوں پر استور کیا جائے تو آلودگی میں کافی حد تک کمی آسکتی ہیں۔

اس بارے میں رسول ﷺ نے جامع ہدایت عطا فرمائی ہیں۔ رسول پاک ﷺ کا ارشاد ہیں

(إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُودَ فَنَظِّفُوا أُرَاهُ قَالَ أَفْنِيَتَكُمْ)

"بے شک اللہ تعالیٰ نفیس ہے اور نفاست کو پسند کرتا ہے۔ پاک ہے اور پاکی کو پسند کرتا ہے۔ کریم ہے اور کرم کو پسند کرتا ہے۔ فیاض ہے اور فیاضی کو پسند کرتا ہے۔ لہٰذا اپنے گھر بار کو صاف ستھرا رکھو۔"

گھر کے ساتھ ساتھ اپنے ارد گرد ماحول اور رستوں کی صفائی بھی انتہائی اہم ہیں، انسان جہاں بھی رہتا ہے وہاں فضلہ اور کچرا پیدا ہوتا رہتا ہیں۔ غلاظت اور گندگی انسانی معاشرے کا لازمی جز ہیں اور گندگی کے اس سلسلے کو روکا نہیں جاسکتا مگر اس پر قابو پانے کے لیے یہ دو کام ضروری ہیں۔

1 فضلات اور گندگی کو مسلسل ٹھکانے لگایا جائے۔

2 دوسرا ایسے اقدامات کرنے چاہیے جس سے انسانی ماحول کم متاثر ہو۔

رسول پاک ﷺ نے راستوں کو گندگی سے محفوظ رکھنے کے لیے ارشاد فرمایا

(قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةَ الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَالظِّلِّ)[13]

ترجمہ "تین لعنتوں سے بچو، پانی کی گزر گاہ اور ذخیرے، عام راستے اور درختوں کے سائے میں قضائے حاجت کرنا"

اور ابن عباس نے اس کو اس طرح روایت کیا ہے۔

اسلام ایک ایسا مذہب ہیں جس نے انسانیت کے فلاح و بہبود کے لیے ہر ممکن کوشش کی ہیں اور ماحول کی تمام اقسام یعنی زمینی، بحری اور فضائی ماحول کو محفوظ رکھنے ان تھک کی کوشش ہیں۔ اسلام ایک دین فطرت ہیں اور اس نے انسانوں کے دماغ میں ایک ایسا شعور پیدا کیا ہیں جو نہ صرف موجودہ دور کی مسائل بلکہ آنے والے زمانے میں بھی چلنجز کے لیے راہ ہموار کی ہیں۔ اس بات کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا کہ خلفاے راشدین کے زمانے میں بھی اور اس کے ساتھ ساتھ دور بنو امیہ اور دور بنو عباس میں بھی جہاں بھی مسلمان فاتح ہوے وہاں اس نے قدرتی وسائل کو تحفظ دیا اور بلا امتیاز عوام کی فلاح بہبود کے استعمال کے لیے عمل میں لایا گیا۔ مسلمان فاتحین نے ماحول کو خوش گوار بنانے کے

لیے شجر کاری کے مہم کو اپنایا۔کاشتکاری کی طرف متوجہ ہوے اور بہت ساری زرعی اصلاحات اپنائے ۔اس کے علاوہ بہت ساری بنجر زمینوں انتہائی محنت کے بعد سر سبز و شاداب بنایا۔ سیلاب کی روک تھام لیے منصوبے بنائے۔

جہاں جہاں بھی مسلم فاتحین کی قدم پڑے سڑکوں کی تعمیر،نہروں کا جھال، پھل کی باغات،لگائےگیے اور عوامی ضروریات پورا کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی۔ مسلمان جب سپین میں داخل ہوے تو زراعت کے جدید طریقوں کے ساتھ بھی سے اشجار کو سپین میں معتارف کروایا۔

مسلمانوں کی دور کے یادگاری باغات آج بھی برصغیر پاک ہند میں اس بات کا ثبوت ہیں کہ مسلمانوں نے ماحولیات کی تحفظ کے سلسلے میں بے حد کوشش کیں ہیں جو آج بھی موجود ہیں۔[14]

آج کے انسان کے لیے سب سے بڑا چیلنج یہ ہے کہ قدرتی نظام کے توازن کو بحال کریں اور ماحولیات کا تحفظ یقینی بنائے۔ روز اول سے ہی آبی حیات، حیوانات، نباتات و اشجار انسان کے ساتھی ہیں۔ انسان کی سب سے اہم زمہ داری یہ ہے کہ وہ ان سب کی حفاظ کریں۔

اسلامی اصولوں اور ضابط حیات کو مد نظر رکھتے ہوے ماحولیات کے آلودگی کے بہت سارے مسائل پر قابوں پایا جاسکتا ہے اسلام ایک دین فطرت ہے اور اسلام انسان کو سادہ زندگی گزرنے کی تلقین کرتا ہیں۔ اور ساتھ ساتھ صفائی کی بھی ترغیب دیتا ہے جسمانی صفائی کے ساتھ اپنے ارد گرد کے ماحول کو صاف رکھنے پر اجر وثواب ہیں اسلام ماحول کی صفائی پر زور دیتا ہیں اسلام بتاتا ہے کہ صفائی نصف ایمان ہیں۔

انسانوں پر ماحولیاتی ذمہ داری:

1 پاکیزگی اور تصفیہ: انسانوں کی ماحولیاتی ذمہ داری میں سب سے اہم چیز پاکیزگی اور تصفیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہمیں اپنے آس پاس کے ماحول کو صاف ستھرا رکھنا ہوتا ہے اور زیادستی کو روکنے کے لئے اقدامات اٹھانے ہوتے ہیں۔

2 ماحولیاتی آلودگی کی روک تھام: انسانوں کو ماحولیاتی آلودگی کو روکنے کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ ہمیں زیادہ سے زیادہ طاقتیں استعمال کرتے ہوئے ماحول کو نقصان نہ پہنچانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

3 ماحولیاتی تحفظ: انسانوں کی ذمہ داری میں ماحولیاتی تحفظ کا بھی شامل ہوتا ہے۔ ہمیں پھلوں کی باغبانی، پودوں کی لگاؤ، جنگلوں کی حفاظت اور جانداروں کی دیکھ بھال کرنی چاہیے۔

4 ترمیمی تدابیر: انسانوں کو ماحول کی ترمیمی تدابیر کا خیال رکھنا چاہیے۔ ہمیں پھلوں کی کاشت، پانی کی بچت، تازہ پانی کی ذخیرہ کاری اور انسانی دفعات کا مستحکم بنانا چاہیے۔

5 تعلیم وتربیت: انسانوں کو ماحولیاتی تعلیم وتربیت کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔ ہمیں عوامی احتجاج میں شرکت کرنا، ماحولیاتی قوانین کو جاننا اور ماحولیاتی تحفظ کے لئے اقدامات اٹھانا سکھانا چاہیے۔[15]

ماحولیاتی ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے، ہمیں اپنی روزمرہ کی عادات کو تبدیل کرنا ہوتا ہے، اقدامات اٹھانا ہوتا ہے جو ماحولیاتی تحفظ کو مستحکم کرتے ہیں، اور دیگر لوگوں کو بھی ماحولیاتی تحفظ کے حوالے سے آگاہ کرنا ہوتا ہے۔

ماحولیاتی ذمہ داری پر خلاصے کی بحث:

ماحولیاتی ذمہ داری ہمارے ماحول کی حفاظت اور ترقی کا اہم حصہ ہے۔ یہ ہماری فطری ذمہ داری ہے کیونکہ ہم اپنے ماحول کے حقوقدار ہیں اور ہمارے زندگی کی تنوع اور خوشحالی اس پر منحصر ہوتی ہے۔ لیکن آج کی ترقی کے دور میں، ماحولیاتی ذمہ داری کو بہت سی چیلنجز کا سامنا ہے۔

پہلا چیلنج ہے ماحولیاتی تبدیلی کا بحران۔ زیادہ آبادی، صنعتی ترقی اور ماحولیاتی تقیدیں ماحول کو نقصان پہنچا رہی ہیں۔ ہمیں اپنی ترقی کو ماحولیاتی معیار کے ساتھ جوڑنا ہو گا تاکہ ہمارا ماحول ہمیشہ تابعدار رہ سکے۔

دوسرا چیلنج، ماحولیاتی آلودگی ہے۔ آلودہ ہوا، پانی اور مٹی، نیچے دیے گئے حدود سے زیادہ میں آ گئے ہیں۔ ہمیں آلودگی کو روکنے کے لئے ہر قدم پر اقدامات اٹھانے ہوں گے۔

تیسرا چیلنج، ماحولیاتی تحفظ کی کمی ہے۔ بڑھتی ہوئی ترقی کے ساتھ، جنگلوں کی کاٹ، فصلوں کی کاٹ، اور جانوروں کی نیچے دیے گئے حدود کی وجہ سے ماحول کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ ہمیں ترمیمی تدابیر اپنانے ہوں گے تاکہ ہمارا ماحول قادر مند رہ سکے۔

چوتھا چیلنج، ماحولیاتی تعلیم کی کمی ہے۔ ہمیں ماحولیاتی تعلیم کو فروغ دینا ہو گا تاکہ لوگوں کو ماحول کی اہمیت اور ماحولیاتی تحفظ کے اقدامات کا علم ہو سکے۔

اگر ہم ان چیلنجز کا سامنا کرنا چاہتے ہیں، تو ہمیں اپنی روزمرہ کی عادات کو تبدیل کرنا ہو گا اور ماحولیاتی تحفظ کیلئے اقدامات اٹھانے ہوں گے۔ ہمیں آلودگی کو کم کرنے کے لئے تازہ ترین تکنیکوں کو استعمال کرنے ہوں گے اور اپنی ترقی کو ماحولیاتی معیار کے ساتھ جوڑنا ہو گا۔ ماحولیاتی ذمہ داری کا خیال رکھنا ہمارا فرض ہے تاکہ ہمارا ماحول ہمیشہ تابعدار رہ سکے۔

خلاصہ:

آج کل پوری دنیا ماحولیاتی مسائل میں مبتلا ہے۔ اور یہ تمام مسائل انسانوں کی خود پیدا کردہ ہیں۔ اور اس کی بڑی وجہ انسان کا اپنے مقام کو نہ پہچاننا ہے۔ اگر انسان اپنے فطری مقام پر قائم رہے تو ان مسائل کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور اگر تھوڑا بہت مسئلہ پیدا بھی ہوتا تو اتنی سنگین صورت کبھی اختیار نہ کرتا۔ اسلام نے ان مسائل کے لیے جس قدر بنیادی عنوانات بیان کی ہیں چودہ سو صدی گزرنے کے باوجود اپنے اہمیت کو برقرار رکھے ہوئے ہیں آج بھی اگر ہم اسلامی اصولوں پر عمل پیرا ہو جائیں تو ہمارا ماحول نہ صرف پر امن ہو جائے گا بلکہ ماحولیاتی آلودگی سے بھی پاک ہو جائے گا۔۔

حوالہ جات:

[1] اصلاحی، امین احسن، تدبیر قرآن، لاہور مرکزی انجمن خدام، 1988ء، ص:108،

2 پانی پتی، قاضی، ثناءاللہ، قرآن اور ماحول، کوئٹہ مکتبہ رشیدیہ، ج، 1، ص:125

3 راغب الاصفہانی، ابو القاسم بن محمد، تحفظ ماحول اور اسلامی تعلیمات، 502ھ، ص:288

4 الجیلی السید اسلام والبیہ، مرکز الکتاب، للنشر، قاہرہ، 1997ء، ص:14

5 صفوان عدنان، کتاب الحادج، الدار شامیہ، دمشق بیروت، 1412ھ، ص:14

6 الرحمٰن، سید عزیز، "ماحولیات، جدید چیلنج اور تعلمات نبوی ﷺ" التفسیر 35، شمارہ۔1، 2020

7 القرآن، سورۃ البقرہ، 2، آیت 60

8 القرآن، سورۃ لقمان، 31، آیت 20

9 القرآن، سورۃ یس، 36 آیات 33/40

10 منہاج القرآن انٹر نیشنل، تحفظ ماحولیات اور انسان، 4 جون 2021ء، ڈاکٹر انیلہ مبشر

11 القرآن سورۃ الاعراف، 7، آیت 52

12 سنن النسائی، ج15، حدیث 4919

13 سنن ابی داود، ج1، حدیث:24

14 منہاج القرآن انٹر نیشنل، تحفظ ماحوئیات اور انسان، 4 جون 2021، ڈاکٹر انیلہ مبشر

15 جنگ مگزین، جنوری، 2019، ص:19